

وَأَحسَنُ مِنكَ لَم تَرَ قَطُّ عَيني
وَأَجمَلُ مِنكَ لَم تَلِدِ النِساءُ
خُلِقتَ مُبَرَّءً مِن كُلِّ عَيبٍ
كَأَنَّكَ قَد خُلِقتَ كَما تَشاءُ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پندرہ سوال جشن عید میلاد النبی کے موقع پر

ثبوت میلاد کے 15 دلائل

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

ناشر
مکتبۃ النور
پوہے خوشحالپور، سکندرہ ضلع جموئی (بہار)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پندرہ سواں جشن عید میلاد النبی کے موقع

ثبوت میلاد کے 15 دلائل

مرتب

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

ناشر

مکتبہ النور

پوہے خوشحالپور۔ سکندرہ جموئی بہار

نام کتاب : ثبوت میلاد کے 15 دلائل

مصنف : مولانا محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

استاذ : جامعۃ المدینہ فیضان امام حسین خضر پور (کولکاتا)

سن اشاعت : 2025ء بمطابق 1447ھ

موضوع : میلاد مصطفیٰ ﷺ

بمناسبت : 1500 واں جشن عید میلاد النبی ﷺ

تاریخ اجرا : 12 ربیع الاول 1447ھ بمطابق 5 ستمبر 2025ء

فہرست مضامین


عید
1447
1500
2025
MILAD UN NABI

عرض حال

سن 1447ھ کی بارہویں شریف عاشقان رسول کے لئے خاص بن گیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سال حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کو پورے 1500 سال مکمل ہورہے ہیں۔اس لئے عالم اسلام اس سال پندرہ سواں جشن عید میلاد النبی منانے کی بھرپور تیاری کررہا ہے۔کچھ لوگ کنفیوژ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کو 1500 سال کیسے ہورہے ہیں جبکہ ابھی سن 1447 چل رہا ہے۔آیئے پہلے اس کو سمجھتے ہیں کہ 1500 سال کیسے مکمل ہورہے ہیں۔

حضور جان عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی مبارک زندگی کے 53 سال مکۃ المکرمۃ میں قیام پذیر رہے۔اس کے بعد اللہ رب العزت کے حکم سے آپ نے مدینۃ المنورۃ کی جانب ہجرت فرمائی۔ہجرت سے سن ہجری کی ابتدا ہوئی اور ہجرت سے لے آج تک 1447 سال ہوئے۔لہٰذا 1447 میں 53 جمع کریں تو حاصل جمع 1500 بنتا ہے۔

پندرہ سواں جشن عید میلاد النبی کی آج پوری دنیا میں دھوم دھام ہے'یوٹیوب چینلز ہوں یا ٹی وی کی اسلامی نشریات' شوشل میڈیا ہو یا پرنٹ میڈیا۔عرب ہو یا عجم ہر چہار جانب قابل دید جوش وخروش ہے۔سب کی زبان پر 1500 واں جشن عید میلاد النبی کے چرچے ہیں۔ہر ایک کا اپنا اپنا الگ الگ انداز ہے'کوئی کثرت درود وسلام کے ذریعے اس عید میلاد النبی کو یادگار بنارہے ہیں۔کوئی بیانات کرکے'کوئی مطالعہ کرکے'کوئی درس سیرت کے ذریعے۔

ایک دن درسگاہ میں بیٹھا تھا'خیال آیا کیوں نا اس 1500 واں عید میلاد النبی کے موقع پر ثبوت میلاد کے دلائل پر مشتمل کوئی رسالہ ترتیب دے دیا جائے۔جو یادگار بھی ہو اور عوام وخواص کے لئے فائدہ مند بھی۔

اس خیال کو اللہ رب العزت کی جانب سے ایک غیبی اشارہ سمجھ کر'اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا اور 1500 واں جشن عید میلاد النبی کی نسبت سے "ثبوت میلاد کے 15 دلائل" جمع کر لئے۔اور یہی اس رسالے کا نام بھی رکھ دیا۔

اس رسالے میں جو خوبی ہے وہ اللہ رب العزت کے کرم اور حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے نظر عنایت سے ہے اور اگر کوئی کمی یا خامی ہے تو میری جانب سے ہے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ کوئی غلطی پائیں تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درست کر دیا جائے۔

اس رسالے سے فائدہ اٹھانے والے تمام احباب سے گذارش ہے کہ میرے، میرے والدین، میرے بال بچوں، میرے اساتذہ اور طلباء کے حق میں ایمان وعافیت کی دعا فرمادیں۔

عرض گذار

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

7 ربیع الاول 1447ھ بمطابق 31 اگست 2025ء بروز اتوار



الاھداء

حضور جان عالم، سید الانبیا، باعث تخلیق کون و مکاں، روحی فدا

جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ

کی

باگاہ بے کس پناہ میں

اور

آپ کے جاں نثار صحابہ و اہلبیت

اور

عید میلاد کے جواز پر دلائل جمع فرمانے والے علما

بالخصوص

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت الشاہ

امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرضوان

اور

میرے والدین و اساتذہ جنہوں نے مجھے اس قابل بنایا

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نحمده ونصلی علی رسولہ الکریم

لفظ میلاد اسم ظرف ہے۔اس کا معنی ہے "ولادت کا وقت" لہٰذا میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معنی ہوا۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا مبارک وقت۔

ولادت کے وقت خوشی کا اظہار کرنا ایک فطری عمل ہے۔اپنے گھر میں یا کسی قریبی رشتہ دار کے یہاں بچے کی ولادت ہو تو ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔اس دن کو یاد رکھتے اور اس کا تذکرہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ دراصل اللہ رب العزت نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ وہ کسی نعمت کو پاکر خوش ہو اور اس کا تذکرہ شادمانی کے ساتھ کرے۔اسی لئے بچے کو پاکر آدمی خوش ہوتا۔مال و دولت وغیرہ کو حاصل کرکے خوش ہوتا ہے۔کبھی کسی اور نعمت مثلا نوکری پاکر خوش ہوتا ہے۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کا اظہار کرنا بھی ایک فطری عمل ہے۔یہی وجہ ہے کہ صدیوں سے مسلمان اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے موقع پر پرجوش طریقے سے خوشی کا اظہار کرتے چلے آرہے ہیں۔بڑے بڑے علما و مشائخ نے اس عمل کو مستحب قرار دیا بلکہ بذات خود محفل میلاد انعقاد کیا اور اس کا اہتمام کرتے رہے۔مثلا

امام اِسماعیل حقی بروسوی "تفسیر روح البیان" میں لکھتے ہیں :

ومن تعظيمه عمل المولد إذا لم يكن فيه منكر. قال الإمام السيوطي قُدّس سره: يستحب لنا إظهار الشكر لمولده عليه السلام

اور میلاد شریف منانا آپ ﷺ کی تعظیم میں سے ہے جب کہ وہ منکرات سے پاک ہو۔اِمام سیوطی نے فرمایا ہے : ہمارے لیے آپ ﷺ ولادتِ باسعادت پر اِظہارِ شکر کرنا مستحب ہے۔[اِسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، 9 : 56

اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد گرامی شاہ عبد الرحیم دہلوی فرماتے ہیں :

كنت أصنع في أيام المولد طعاماً صلة بالنبي ﷺ، فلم يفتح لي سنة من السنين شيء أصنع به طعاماً، فلم أجد إلا حمصًا مقليا فقسمته بين الناس، فرأيته ﷺ وبين يديه هذا الحمص متبهجاً بشاشا

ترجمہ : میں ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا، لیکن ایک سال (بوجہ عسرت شاندار) کھانے کا اہتمام نہ کرسکا، تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردیئے۔رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔ [شاہ ولی اللہ، الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ

بعد میں کچھ لوگوں نے اسے بدعت اور ناجائز کہنا شروع کر دیا۔ جس کا علمائے اسلام نے مسکت جواب دیا' اس کے جائز و مستحسن ہونے پر کثیر دلائل دیئے' سینکڑوں کتابیں تصنیف کی' بے شمار فضائل و برکات بیان کئے۔ ماننے والوں نے مانا اور اس نیک عمل کی برکتوں سے بہر ور ہوئے' لیکن ہٹ دھرم اور ضدی لوگوں نے ہٹ دھرمی نہ چھوڑی۔ اللہ انہیں عقل سلیم سے نوازے۔

انصاف پسند لوگوں کے لئے چند دلائل ہی کافی ہوتی ہیں جبکہ ہٹ دھرم لوگوں کے لئے دلائل کے انبار بھی بے سود ہیں۔

اس سال یعنی سن 1447 ہجری بمطابق 2025 عیسوی کو چونکہ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ولادت باسعادت کو پندرہ سو سال (1500) مکمل ہو رہے ہیں۔ اسی مناسبت سے ہم نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواز پر پندرہ دلائل مرتب کی ہیں جن میں سے ہر دلیل ان شاء اللہ اہل عقل و دانش اور انصاف پسند لوگوں کے نزدیک سو دلائل کے برابر ہوں گے' اس طرح پندرہ دلائل پندہ سو دلائل کے برابر ٹھہریں گی۔ اللہ حق کی حمایت کی توفیق عطاء فرمائے۔

ان پندرہ میں سے تین دلائل قرآن مجید سے۔ سات دلائل احادیث طیبہ سے اور پانچ دلائل اقوال و اعمال صلحا سے ماخوذ ہوں گی۔

ثبوت میلاد کے دلائل قرآن مجید سے

پہلی دلیل

فرمان باری تعالیٰ ہے :

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

[سوہ آل عمران ۔ آیت نمبر 164]

ترجمہ : بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مَبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

تفسیر رازی میں اس آیت مبارکہ کے تحت ہے : أَنَّ بِعْثَةَ الرَّسُولِ إحْسانٌ إلى كُلِّ العالَمِينَ، وذَلِكَ لِأنَّ وجْهَ الإحْسانِ في بِعْثَتِهِ كَوْنُهُ داعِيًا لَهم إلى ما يُخَلِّصُهم مِن عِقابِ اللَّهِ ويُوَصِّلُهم إلى ثَوابِ اللَّهِ **ترجمہ :** بے شک رسولِ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت تمام جہان والوں کے لیے ایک احسان ہے' اور آپ کی بعثت میں احسان کا پہلو یہ ہے کہ آپ لوگوں اللہ کے عذاب سے نجات دلانے اور اللہ کے ثواب تک پہنچانے کی طرف بلانے والے ہیں۔

پتہ چلا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر اللہ رب العزت نے ہم پر احسان فرمایا ہے لہٰذا حضور ہمارے لئے عظیم نعمت ہیں اور نعمت کا ذکر کرنے اور اس کا چرچا کرنے کا حکم اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے "وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

ایک جگہ فرمایا: " وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (آل عمران۔آیت 103) **ترجمہ:** اور اپنے اوپر (کی گئی) اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عظیم الشان نعمت ہیں اور اللہ رب العزت نے نعمت کے ذکر کا حکم دیا ہے لھذا جشن میلاد کا انعقاد کر کے ہم اللہ کی نعمت کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس طرح ہم حکم قرآنی پر عمل کرتے ہیں **الحمدللہ علی ذالک۔**

دوسری دلیل

انبیائے کرام علیہم السلام کی ولادت کا دن سلامتی کا دن ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ اور سلامتی ہے ان پر، جس دن پیدا ہوئے۔ (سورہ مریم آیت: ۱۵) اسی طرح حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان منقول ہے: وَ السَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ۔ اور سلامتی ہے مجھ پر، جس دن میں پیدا ہوا۔ (سورہ مریم آیت: ۳۳

جب انبیائے کرام علیہم السلام کی ولادت کا دن سلامتی والا دن ہے تو تاجدار انبیاء، سرکار دو جہاں، باعث تخلیق زمین وآسماں، سیاح لامکاں، سرور انس و جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا دن تو بدرجہ اولی سلامتی، امن، سکون اور اطمنان کا دن ہو گا۔ اور جو دن سلامتی والا ہو، امن والا ہو وہ خوشی کا دن ہوتا ہے۔ ذرا دیکھئیے تو سہی جس دن کسی ملک کو آزادی ملتی ہے وہ دن سلامتی والا دن قرار پاتا ہے اور اس دن پورا ملک خوشی منا رہا ہوتا ہے۔ لھذا بارہ ربیع الاول سلامتی والا دن ہے اس لئے ہم اس دن چراغاں کر کے، درود وسلام پڑھ کر، حضور کی شان و عظمت بیان کر کے، جلوس نکال کر خوشی مناتے ہیں۔

تیسری دلیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ [سورہ یونس۔ع 11۔آیت 109

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

اللہ رب العزت نے فضل و رحمت پر خوشی منانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے کیا مراد ہے؟ اگر ہم تلاش و جستجو کریں تو ہمیں قرآن مجید میں ایک آیت اور ملتی ہے جس سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ اللہ رب العزت کی سب سے بڑی رحمت کون ہیں۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ: "وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" [سورۃ الانبیاء۔ع 7۔آیت 112] **ترجمہ:** اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر

رحمت سارے جہان کے لیے ۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی سب سے عظیم رحمت حضور جان عالم سید نا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اب آئیں دیکھتے ہیں "فضل" سے کیا مراد ہے۔

قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ رب العزت فرماتا ہے :

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ [سورۃالحدید، ع4۔آیت 29

ترجمہ : یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

امام خازن اپنی تفسیر خازن میں "اَلفَضلِ العَظِیم" کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

أی علی خلقه حیث أرسل فیهم رسوله محمدا صلی الله علیه و آله وسلم

ترجمہ : اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر فضل ہے جو اس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو بھیج کر فرمایا۔

[خازن، لباب التأویل فی معانی التنزیل، 4 : 265]

معلوم ہوا کہ حضور جان عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا فضل بھی ہیں اور رحمت بھی۔اور فضل و رحمت پر خوشی منانے کا حکم ہمیں اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقان حمید میں دیا۔قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

[سورہ یونس۔ع 11۔آیت 109

ترجمہ : تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

لہٰذا ہم اہلسنت والجماعت حکم قرآنی پر عمل کرتے ہوئے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دھوم دھام سے مناتے ہیں اور مناتے رہیں گے ۔ان شاء اللہ

ثبوت میلاد کے دلائل احادیث مبارکہ سے

چوتھی دلیل

صحیح مسلم میں حضرت سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے : أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سُئل عن صوم یوم الإثنین قال : ذاك یوم ولدت فیہ ویوم بعثت أو أنزل علیّ فیہ. یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اسی روز میری ولادت ہوئی اور اسی روز میری بعثت ہوئی اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔
[[مسلم، الصحیح، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر، 2 : 819، رقم : 1162

میلاد النبی کے جواز کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی۔ "ذاك یوم ولدت فیہ" فرما کر حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے گویا خود اپنا میلاد منایا۔

پانچویں دلیل

صحیح بخاری میں ہے : قال عروۃ وثویبۃ مولاۃ لابی لھب کان ابولھب اعتقھا فارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات ابولھب اریہ بعض اھلہ بشرحیبۃ قال لہ ماذا لقیت قال ابولھب لم الق بعد کم غیر انی سقیت فی ھذہ بعتاقتی ثویبۃ۔ ترجمہ : حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ثویبہ ابولہب کی باندی ہے، ابولہب نے انہیں آزاد کیا تھا اور وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلائیں، جب ابولہب مر گیا تو اس کے خاندان والوں میں کسی نے خواب میں اسے بدترین حالت میں دیکھا، اس سے کہا : تو نے کیا پایا؟ ابولہب نے کہا : میں نے تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد کچھ آرام نہیں پایا، سوائے یہ کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اس (انگلی) سے سیراب کیا جاتا ہوں۔[صحیح بخاری شریف، کتاب النکاح، باب من قال لا رضاع بعد حولین، جلد نمبر 2، ص 764، حدیث نمبر : 4711 عربی، صحیح بخاری مترجم اردو جلد سوم صفحہ نمبر 224، 225]

اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے اور اس کی شرح بیان کرتے ہوئے اسلام کے اکابر علماء نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ دل و دماغ کو معطر کرنے اور جشن عید میلاد النبی کے جواز کے لئے شرح صدر کا فائدہ پہنچانے کے لئے کافی۔ چنانچہ امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں : قَالَ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَزْرِیُّ فِی تَصْنِیْفِهٖ 'عُرْفُ التَّعْرِیْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ' : فَإِذَا کَانَ أَبُوْلَهَبٍ الْکَافِرُ الَّذِی نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ بِفَرَحِهٖ لَیْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بِهٖ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یَسُرُّ بِمَوْلِدِهٖ، وَبَذَلَ مَا تَصِلُ إِلَیْهِ قُدْرَتُهٗ فِی مَحَبَّتِهٖ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لَعَمْرِی إِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَاؤُهٗ مِنَ اللهِ الْکَرِیْمِ أَنْ یُدْخِلَهٗ بِفَضْلِهٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ۔[
[المواہب اللدنیۃ، للقسطلانی 147/1

ترجمہ : امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ حافظ شمس الدین جزری اپنی تصنیف "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں لکھتے ہیں : حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن کریم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمتِ محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے حبیب مکرّم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔

اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف "مدارج النبوۃ" میں اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں : در اینجا سند است مر اہل موالید را کہ در شبِ میلاد آنحضرت ﷺ سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود، وقرآن بمذمت وے نازل شدہ، چوں بسرور میلاد آنحضرت ﷺ و بذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت ﷺ جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملوست بمحبت و سرور و بذل مال در وے چہ باشد۔[مدارج النبوۃ 19/2

ترجمہ : یعنی یہ روایت میلاد کے موقع پر خوشی منانے اور مال صدقہ کرنے والوں کے لیے دلیل اور سند ہے۔ ابولہب جس کی مذمت میں ایک مکمل قرآنی سورت نازل ہوئی جب وہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کر لیتا ہے تو اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا عالم ہوگا جو اپنے دل میں موجزن محبتِ رسول ﷺ کی وجہ سے ولادتِ مصطفیٰ کے دن مسرت اور عقیدت کا اظہار کرے۔

چھٹی دلیل

ترمذی شریف میں ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے :

كانَ رَسولُ اللهِ صلَّى اللهُ علَيهِ وسلَّمَ يَضعُ لحسَّانَ مِنبرًا في المسجدِ يقومُ علَيهِ قائمًا يفاخرُ عن رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ علَيهِ وسلَّمَ أو قالَ : يُنافِحُ عن رَسولِ اللهِ صلَّى اللهُ علَيهِ وسلَّمَ ويقولُ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ علَيهِ وسلَّمَ : إنَّ اللهَ يؤيِّدُ حسَّانَ برُوحِ القدُسِ ، ما يُفاخرُ ، أو يُنافحُ عن رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ علَيهِ وسلَّمَ [الصحيح الترمذی، كتاب الأدب، باب فی إنشاد الشعر، 5 : 138، رقم : 2846]

ترجمہ : ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروری ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھواتے، وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فخریہ شعر پڑھتے یا فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فرماتے : ''بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ اللہ کے رسول کے متعلق فخریہ اَشعار بیان کرتا ہے یا ان کا دفاع کرتا ہے۔

غور فرمائیں! باضابطہ محفل کا انعقاد ہو رہا ہے۔ محفل منعقد کرنے والے خود حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، منبر رکھے جارہے ہیں، اہتمام ہو رہا ہے، اور اس محفل میں کیا ہو رہا تھا؟ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف ہو رہی تھی اور گستاخان رسول کو دندان شکن جواب دیئے جارہے تھے۔ واللہ محافل میلاد میں بھی یہی سارے امور انجام دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کی جاتی ہے۔ آپ کے شان میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں۔ دشمنان رسول بالخصوص گستاخان رسول کا دلائل کے ساتھ رد کیا جاتا ہے۔ ان کے ہفوات و بکواسات کا دندان شکن جواب دیا جاتا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ مانعین کو یہی بات بری لگتی کہ ان محافل میں رد بلیغ اور مسکت جواب کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔

پر لطف بات یہ ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس عمل کے کرنے والے یعنی حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بشارت بھی دی کہ اللہ رب العزت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے ان کی مدد فرماتا ہے۔ پتا چلا کہ محفل میلاد میں حضور کے قصائد پڑھنے والے، فضائل بیان کرنے والے اور گستاخان رسول کی بدگوئیوں کا جواب دینے والے کی اللہ رب العزت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے مدد فرماتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

ساتویں دلیل

وعن العرباض بن سارية عن رسول الله صلى الله عليه و سلم أنه قال : إني عند الله مكتوب : خاتم النبيين وإن آدم لمنجدل في طينته وسأخبركم بأول أمري دعوة إبراهيم وبشارة عيسى و رؤيا أمي التي رأت حين وضعتني وقد خرج لها نور أضاء لها منه قصور الشام . [مشکوۃ المصابیح - سید المرسلین کے فضائل و مناقب کا بیان - حدیث نمبر 5682

ترجمہ : حضرت عرباض ابن ساریہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب کہ آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں میرا پہلا امر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہے اور میری ماں کا خواب ہے جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا، حقیقت یہ ہے کہ میری ماں کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا تھا جس نے ان پر شام کے محلات کو روشن کر دیا تھا۔

اس حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا میلاد منایا کیوں کہ اس میں حضور نے اپنے ولادت کے وقت رونما ہونے والے واقعہ کو بیان فرمایا اور اس کا تذکرہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ محفل میلاد میں واعظین اور مقررین حضور کے ولادت کے وقت رونما ہونے والے محیر العقول واقعات کو بیان کرتے ہیں۔ گویا اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

آٹھویں دلیل

لما قدم النبی ﷺ المدینة. وجد الیهود یصومون عاشوراء، فَسُئِلوا عن ذلك، فقالوا: هذا الیوم الذی أظفر الله فیه موسی وبنی إسرائیل علی فرعون، ونحن نصومه تعظیماله، فقال رسول الله ﷺ: نحن أولی بموسی منکم. ثم أمر بصومه۔[بخاری، الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب إتیان الیهود النبی ﷺ حین قدم المدینة، 3: 1434، رقم: 3727]

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی یوم عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس ان سے اس کی بابت دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ و نصرت عطا فرمائی تو ہم اس عظیم کامیابی کی تعظیم و تکریم بجالانے کے لیے اس دن روزہ رکھتے ہیں' (یہ ہمارا یومِ فتح ہے)۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم تم سے زیادہ موسیٰ کے حق دار ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس دن کوئی نعمت ملے اس دن شکرانے کے طور پر روزہ رکھنا' خاص اس دن کو یاد کر کے اس دن کی تعظیم بجا لانا' خوشیاں منانا پہلی امت و شریعت جائز و مستحسن تھا اور حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے "نحن اولیٰ بموسیٰ منکم" فرما کر نہ صرف اسے باقی رکھا بلکہ صحابہ کرام کو اس عمل کی ترغیب دلائی۔ یہ اگرچہ ہے کہ یہود کی مخالفت کا حکم دیا اور دو روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ لیکن اس شکر و خوشی کے عمل منع نے فرمایا۔

حضور جان عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کیا نعمت ہو سکتی ہے۔ حضور کے ذریعے اللہ نے ہمیں نہ جانے ہمیں کتنی بڑی بڑی مصیبتوں سے بچایا' اور کیسی کیسی نعمتوں سے نوازا۔ لھٰذا حضور کی ولادت کے دن کو یاد رکھنا اور اظہار تشکر اور اظہار خوشی کا اہتمام کرنا کیوں کر ناجائز ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو عین سعادت اور باعث اجر و رحمت ہے۔

نویں دلیل

ابو داؤد شریف میں حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إن من أفضل أیامکم یوم الجمعة، فیه خلق آدم، وفیه قبض، وفیه النفخة، وفیه الصعقة، فأکثروا علیّ من الصلاة فیه، فإن صلاتکم معروضة علی۔ [ابو داؤد، السنن، کتاب الصلاة، باب تفریع أبواب الجمعة وفضل یوم الجمعة ولیلة الجمعة، 1: 275، رقم: 1047]

ترجمہ: تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے' اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی (یعنی اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت ہوئی اور آپ کو لباسِ بشریت سے سرفراز کیا گیا)' اس روز اُن کی روح قبض کی گئی' اور اِسی روز صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو' بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے دو باتیں واضح طور پر ثابت ہو رہی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ جمعہ کا دن تمام ایام میں افضل ہے۔ دوسری بات یہ کہ جمعہ دن کی افضیلت کا ایک سبب یہ ہے کہ اس دن حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ اب لگے ہاتھوں ایک دوسری حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

إن هذا يوم عيد، جعله الله للمسلمين، فمن جاء إلى الجمعة فليغتسل، وإن كان طيب فليمس منه، وعليكم بالسواك۔ [ابن ماجہ‘ السنن‘ کتاب إقامة الصلوٰة‘ باب فی الزینة یوم الجمعة‘ 1: 349‘ رقم: 1098]

ترجمہ: بے شک جمعہ کا دن‘ عید کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بنایا ہے۔ پس جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو غسل کر کے آئے‘ اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر آئے۔ اور تم پر مسواک کرنا لازمی ہے۔

اب غور فرمائیں جمعہ کا دن تمام ایام میں افضل ہے۔ اور اس کا سبب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کا دن ہونا ہے اسی سبب سے اسے عید کا دن قرار دیا گیا۔ جب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کا دن عید کا دن قرار پا سکتا ہے تو کیا حضرت آدم علیہ السلام کے بھی کے آقا‘ تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا دن عید اور خوشی کا دن نہیں ہو سکتا۔

مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ سے مانعین و منکرین کے ایک اعتراض کا جواب بھی مل گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلام میں عید تو صرف دو ہیں ایک عید الفطر اور ایک عید الاضحیٰ۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جمعۃالمباکہ بھی عید کا دن ہے۔

جمعۃالمبارک کے عید ہونے پر ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیں: امام احمد بن حنبل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

[إن يوم الجمعة يوم عيد، فلا تجعلوا يوم عيدكم يوم صيامكم إلا أن تصوموا قبله أو بعده۔ المسند امام احمد بن حنبل‘ 2: 303‘ 532‘ 12‘ رقم 10903

ترجمہ: بے شک یومِ جمعہ عید کا دن ہے‘ پس تم اپنے عید کے دن کو روزوں کا دن مت بناؤ مگر یہ کہ تم اس سے قبل (جمعرات) یا اس کے بعد (ہفتہ) کے دن کا روزہ رکھو (پھر جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔

دسویں دلیل

صحیح مسلم میں حضرت جریر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئٌ وَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئٌ۔[مسلم، الصحیح، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة، 4 : 2059، رقم : 2674]

ترجمہ : جس شخص نے مسلمانوں میں کسی نیک طریقہ کی ابتدا کی اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی، اور جس شخص نے مسلمانوں میں کسی برے طریقے کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

جو لوگ عید میلاد النبی کو بدعت کہتے ہیں یہ حدیث پاک ان کی کج فکری کو درست کرنے کے لئے کافی ہے بشرطیکہ انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ اولا تو اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوگیا کہ ہر بدعت بری نہیں ہوتی بلکہ کچھ بدعات ایسی ہیں جن پر ثواب دیا جاتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عید میلاد النبی منانا، محفل میلاد کا انعقاد کرنا اچھی بدعتوں میں سے ہے یا بری بدعتوں میں سے ہے۔ آئیں پہلے اچھی اور بری بدعت کی تعریف دیکھتے ہیں۔ علّامہ بَدْرُ الدِّین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ثم البدعة على نوعين: ان كانت مما تندرج تحت مستحسن في الشرع فهي حسنة وان كانت مما تندرج تحت مستقبح في الشرع فهي مستقبحة

ترجمہ : بدعت کی دو قسمیں ہیں : (1) اگر وہ شریعت میں کسی اچھے کام کے تحت ہو، تو بدعتِ حسنہ ہوگی۔ (2) اگر شریعت میں کسی قبیح امر (بُرے کام) کے تحت ہو، تو بدعتِ قَبیحہ یعنی سیئہ ہوگی۔ (عمدۃ القاری، ج 8، ص 245، تحت الحدیث : 2010

اب آئیں دیکھتے ہیں کہ عید میلاد النبی منانا شریعت میں اچھے کام کے تحت یا برے۔ اس کو سمجھنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ عید میلاد النبی میں ہوتا کیا ہے۔ بارہ ربیع الاول کو مسلمانان عالم عمدہ لباس پہنتے ہیں، خوشبو لگاتے ہیں، عمامہ باندھتے اور ہاتھوں اسلامی پرچم لئے، نبی نعت پڑھتے ہوئے سڑکوں اور گلیوں میں نکلتے ہیں، کسی بارونق مقام پر رک کر حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بیان کا سلسلہ ہوتا ہے۔ آخر میں صلواۃ وسلام پڑھ دعا مانگی جاتی ہے۔ اس طرح جلوس میلاد النبی کا اختتام ہوتا ہے۔ اگر بات کریں محفل میلاد کی تو اس میں سب سے پہلے قرآن کہ تلاوت ہوتی ہے، پھر نعت نبی کے اشعار پڑھے جاتے ہیں اس کے بعد حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت احوال اور آپ کے فضائل وکمالات بیان کئے جاتے ہیں بعدہ صلواۃ وسلام اور دعا پر محفل کا اختتام ہوتا ہے۔ غور فرمائیں یہ سارے جو جلوس میلاد یا محفل

میلاد میں انجام دئے جاتے ہیں یہ شریعت میں اچھے کام کے تحت ہیں یا برے ؟ انتہائی کم پڑھا لکھا مسلمان بھی اسے برا کام قرار نہیں دے سکتا۔ یقینا یہ سارے امور شریعت میں اچھے کام کے تحت آتے ہیں۔ اب اگر معترض کہے کہ یہ جلوس و محفل میلاد حضور اور صحابہ کے زمانے میں نہیں ہوتا تھا اس لئے یہ ناجائز ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شمار کام ایسے ہیں جو حضور اور صحابہ کے زمانے میں نہیں ہوتا تھا لیکن آج اسے ثواب سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ مثلا مدرسے بنانا ، کتابیں چھاپنا ، مسجدیں پکی بنانا ، جلسہ دستار بندی کرنا وغیرہ یہ وہ کام جو حضور اور صحابہ کے دور میں نہیں ہوتا تھا لیکن آج ہر مسلک اور فرقے کے لوگ اسے ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ پتا چلا کہ ہر وہ کام جو حضور اور صحابہ کے دور میں نہیں ہوتا تھا وہ مطلقا ناجائز نہیں بلکہ اگر وہ کام شریعت میں اچھے کام کے تحت آتے ہیں تو وہ جائز ہے اور اگر شریعت میں برے کام کے تحت آتے ہیں تو وہ ناجائز ہے۔ عید میلاد النبی منانا یا محفل میلاد کا انعقاد کرنا شریعت میں اچھے کام کے تحت آتے ہیں لہٰذا یہ ناجائز نہیں ہو سکتا۔

آج پوری دنیا میں مسلمان جشن عید میلاد النبی دھوم دھام سے مناتے ہیں اور اس کی برکتوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود میں مرفوعا مروی ہے : ما رأى المسلمون حسنا فهو عند الله حسن [مسند احمد : جلد 4 ص 453] جس کو مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔ ظاہر ہے مسلمان عید میلاد النبی کو اچھا سمجھتے ہیں جبھی تو مکمل تزک واحتشام کے ساتھ مناتے ہیں۔

ثبوت میلاد کے دلائل اقوال علماء سے

گیارہویں دلیل

علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی تحریر فرماتے ہیں :

لا زال أهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي ﷺ ، ويفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الأول ويهتمون اهتمامًا بليغًا على السماع والقراة لمولد النبي ﷺ ، وينالون بذالك أجرًا جزيلاً وفوزًا عظيمًا

ترجمہ : مکہ مکرمہ ، مدینہ طیبہ ، مصر ، شام ، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے [باعث بے پناہ اَجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔[ابن جوزی ، بیان المیلاد النبوی ﷺ : 58

علامہ ابن جوزی کی ولادت 510 ہجری کو ہوئی اور آپ کا وصال 597 ہجری کو ہوا۔ یعنی آپ آج سے تقریبا آٹھ سو سال پہلے کے بزرگ ہیں ، بڑے پائے کے عالم ، محقق ، محدث اور کثیر کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ خود اپنے بارے میں تحریر فرماتے ہیں : میری تصانیف 340 سے کہیں زیادہ ہیں جن میں کئی کتابیں 20 جلدوں پر مشتمل ہیں۔ الوانی بالوفیات ، ج 18 ص 112

اتنے بڑے محقق و مصنف کا بیان میلاد النبی کے حوالے سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ کے بیان سے منکرین کے اس جھوٹے پروپیگنڈے کی حقیقت بھی کھل کر سامنے آگئی جو وہ کہتے ہیں کہ میلاد صرف بر صغیر ہند و پاک ہی میں منایا جاتا ہے' یہ یہیں کی پیداوار ہے ۔ جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ آج سے آٹھ سو سال پہلے بھی مصر شام یمن وغیرہ عرب ممالک میں جشن عید میلاد النبی منایا جاتا تھا اور اب بھی منایا جاتا ہے۔

بارہویں دلیل

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

إن أصل عمل المولد الذی ھو اجتماع الناس، وقراءۃ ما تیسر من القرآن، و روایۃ الأخبار الواردۃ فی مبدأ أمر النبی ﷺ، وما وقع فی مولدہ من الآیات، ثم یُمدّ لھم سماطاً یأکلونه، وینصرفون من غیر زیادۃ علی ذلك من البدع الحسنۃ التی یثاب علیھا صاحبھا؛ لما فیه من تعظیم قدر النبی ﷺ، وإظھار الفرح والاستبشار بمولدہ ﷺ الشریف

ترجمہ : رسولِ معظم ﷺ کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہو کر بہ قدرِ سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ ﷺ کے بارے میں منقول ہیں' آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ما حضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعتِ حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اِظہارِ فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔ [حسن المقصد فی عمل المولد' للسیوطی 41]

امام جلال الدین سیوطی محتاج تعارف نہیں' بڑے زبردست عالم' محقق اور مصنف تھے۔ شاید ہی کوئی اہل علم ہوگا جنہوں نے ان کی کتاب سے فائدہ نہ اٹھایا ہوگا۔ انہوں نے میلاد کی حقیقت بھی بتا دی کہ اس میں کیا ہوتا ہے اور ناجائز و حرام تو درکنار اس کے باعث ثواب ہونے کا قول اختیار کرتے ہوئے فرمایا : "اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اِظہارِ فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے"

تیرہویں دلیل

امام ربانی شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی اپنے "مکتوبات" میں فرماتے ہیں :

نفس قرآں خواندن بصوتِ حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است؟ ممنوع تحریف و تغییر حروفِ قرآن است' والتزام رعایۃ مقامات نغمہ و تردید صوت باآں' بہ طریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است. اگر بہ نہجے خوانند کہ تحریفِ کلمات قرآنی نشود. . . چہ مانع است؟

ترجمہ : اچھی آواز میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے، قصیدے اور منقبتیں پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ ممنوع تو صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہے۔ اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں مذکورہ (ممنوعہ) اُوامر نہ پائے جائیں تو پھر کون سا اَمر مانع ہے؟[مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر سوم، مکتوب نمبر :

امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ شریعت کے دائرے میں رہ کر میلاد منانا درست ہے۔ یقینا ہم بھی اسی جلوس میلاد یا محفل میلاد کے قائل و عامل ہیں جو شرعی اصولوں کے عین مطابق ہو۔ منکرین میں سے اکثر اپنے آپ کو حضور مجدد الف ثانی سے روحانی طور پر منسلک مانتے ہیں۔ انہیں چاہئیے کہ شیخ کی بات پر عمل کریں اور شریعت کے دائرے میں رہ کر جلوس میلاد و محفل میلاد کا انعقاد شروع کردیں۔

چودہویں دلیل

امام قسطلانی " مواہب " میں امام ابن الجرزی سے نقل کرتے ہیں : **فرحم الله امرا اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد على من في قلبه مرض و عناد** ["المواہب" المقصد الاول فی احداث السیرۃ۔ الاحتفال بالمولد۔ ج 1۔ ص 222

اس شخص پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو جو ماہ مبارک ولادت اقدس کی راتوں کو عید ٹھہرائے تاکہ جس کے دل میں بیماری و عناد ہے اس پر سخت گراں گزرے۔

امام قسطلانی 851 ہجری میں پیدا ہوئے اور 923 ہجری آپ کا وصال ہوا۔ یعنی آج سے تقریباً ساڑھے پانچ سو سال پہلے امام قسطلانی نہ صرف یہ کہ میلاد مصطفیٰ منانے کے قائل ہیں بلکہ ترغیب دے رہے ہیں اور میلاد منانے والوں کے لئے دعا کر رہے ہیں، اور جو لوگ دل میں بغض و حسد لیئے بیٹھے ہیں. میلاد مصطفیٰ کے خلاف باتیں کرتے ہیں ان پر شدت اور سختی کی بات کر رہے ہیں۔ اہلسنت والجماعت امام قسطلانی کے اسی فرمان پر عمل پیرا ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں :

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم

مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

پندرہویں دلیل

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں اپنے قیام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں : وکنت قبل ذلك بمكة المعظمة فی مولد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی یوم ولادتہ، والناس یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ویذ کرون إرھاصاتہ التی ظھرت فی ولادتہ ومشاھدۃ قبل بعثتہ، فرأیت أنواراً سطعت دفعة وحداۃ لا أقول إنی أدرکتھا ببصر الجسد، ولا أقول أدرکتھا ببصر الروح فقط، واللہ أعلم کیف کان الأمر بین ھذا وذلك، فتأملت تلك الأنوار فوجدتھا من قبل الملائکة المؤکلین بأمثال ھذہ المشاھد وبأمثال ھذہ المجالس، ورأیت یخالطه أنوار الملائکة أنوار الرحمة. [فیوض الحرمین صفحہ 33، 34

ترجمہ : اس سے پہلے میں مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ درود وسلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہو گئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔ بہر حال میں نے ان انوار میں غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار اُن ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد میں شرکت پر مامور و مقرر ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ انوارِ رحمت کا نزول بھی ہو رہا تھا۔

شیخ ولی اللہ محدث دہلوی جو ہندوستان میں سب کے نزدیک معتبر اور عظیم شخصیات میں سے ہیں ان کا جشن میلاد کے تعلق سے یہ قول بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

الحمد اللہ عزوجل میلاد مصطفیٰ کے ثبوت پر 15 دلائل مکمل ہوئے۔ اللہ رب العزت اس رسالے کو عوام و خواص کے لئے فائدہ مند بنائے۔ ہمارے لئے نجات کا ذریعہ اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ

اعتراض: عیدیں تو صرف دو ہیں : عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ یہ تیسری عید عید میلاد النبی کہاں سے آ گئی؟

جواب: عید کا معنی ہوتا ہے "خوشی" جس دن کوئی نعمت ملے وہ خوشی کا دن ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا : قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَاۤىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سورۃ المائدہ۔ آیت نمبر 114)

ترجمہ : عیسیٰ بن مریم نے عرض کی : اے اللہ ! اے ہمارے رب ! ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے جو ہمارے لئے اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے لئے عید اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

دیکھئے اس آیت مبارکہ میں نزول رحمت کے دن کو عید کہا گیا۔ اور صالحین کا طریقہ ہے کہ وہ نزول رحمت کے دن کو عید، خوشی اور شکر کا دن بناتے تھے۔

یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ عیدیں صرف دو ہیں، کیوں کہ حدیث پاک میں وارد ہے کہ جمعۃ المبارکہ کا دن بھی عید کا دن ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

إن یوم الجمعة یوم عید، فلا تجعلوا یوم عید کم یوم صیامکم إلا أن تصوموا قبله أو بعده۔ (المسند امام احمد بن حنبل، 2 : 303، 532، رقم 12، 10903

جب حدیث سے ثابت ہو گیا کہ جمعہ بھی عید کا دن ہے تو عیدیں تو صرف دو نہ رہیں۔ لہٰذا طرح جمعہ بھی عید کا دن ہے اور یوم ولادت مصطفیٰ ﷺ بھی یوم عید ہے۔

عید میلاد النبی ہے دل بڑا مسرور ہے

عید دیوانوں کی تو بارہ ربیع النور ہے

ایک استفتاء کا دلچسپ جواب

حضور اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان سے ایک صاحب نے میلاد النبی کے تعلق سے سوال کیا حضور اعلیٰ حضرت اس کا سوال ہی کے انداز میں دلچسپ جواب دیا۔ انداز جواب ایسا ہے کہ ہر پڑھنے والے کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ چھوڑ جاتا ہے۔ سوال مع جواب جواب ملاحظہ فرمائیں اور لطف اندوز ہوں۔

مسئلہ ۹۷ از امر تسر کٹرہ پرچہ مرسلہ غلام محمد دکاندار 27 ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ

ثبوتِ مولود شریف پر سو روپیہ انعام آج کل جس رسمِ مولود کا رواج ہے ہمارے علم میں یہ بے ثبوت بات ہے اس کے ثبوت دینے پر انجمن ہذا کی طرف سے یکم ربیع الاول کو ایک اشتہار انعامی دس روپیہ شائع ہو چکا ہے مگر میاں فیروز الدین صاحب سوداگر آنریری مجسٹریٹ فرماتے ہیں کہ یہ انعام کم ہے اس مسئلہ کا فیصلہ ہو نا ضروری ہے اس لیے میاں صاحب موصوف مروجہ مولود کا ثبوت قرآن یا حدیث یا فقہ میں سے دینے والے کو ایک صد ۱۰۰ روپیہ انعام دینے کا اعلان کرنے کی ہم کو اجازت دیتے ہیں۔ امید ہے حامیانِ مولود شریف ضرور توجہ کر کے انعامِ مرقومہ کے علاوہ ثواب دارین بھی حاصل کریں گے۔

نوٹ : واضح رہے کہ ایچ پیچ کا کام نہیں، صرف حوالہ کتاب مع عبارت شائع کر دینا کافی ہے جس میں لکھا ہو کہ ربیع الاول کے مہینہ میں مجلس مولود کیا کرو مجلسِ مولود کرنا ثواب ہے، ہماری طرف سے اجازت ہے کہ امامانِ دین میں سے کسی ایک امام کا قول دکھادیں جو کسی مستند کتاب میں ہو، اگر اتنا بھی ثبوت نہیں تو پھر ایسی بے ثبوت بات کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کریں ورنہ خدا کے سامنے جواب دہی ہوگی۔ والسلام خاکسار محمد ابراہیم شال مرچنٹ نائب سیکریٹری انجمن اہلِ حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر

الجواب :

وہابیہ کو دو سو ۲۰۰ روپے انعام۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ (1) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : "**وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** (۱۱/۹۳)"۔ اپنے رب کی نعمت کا خوب

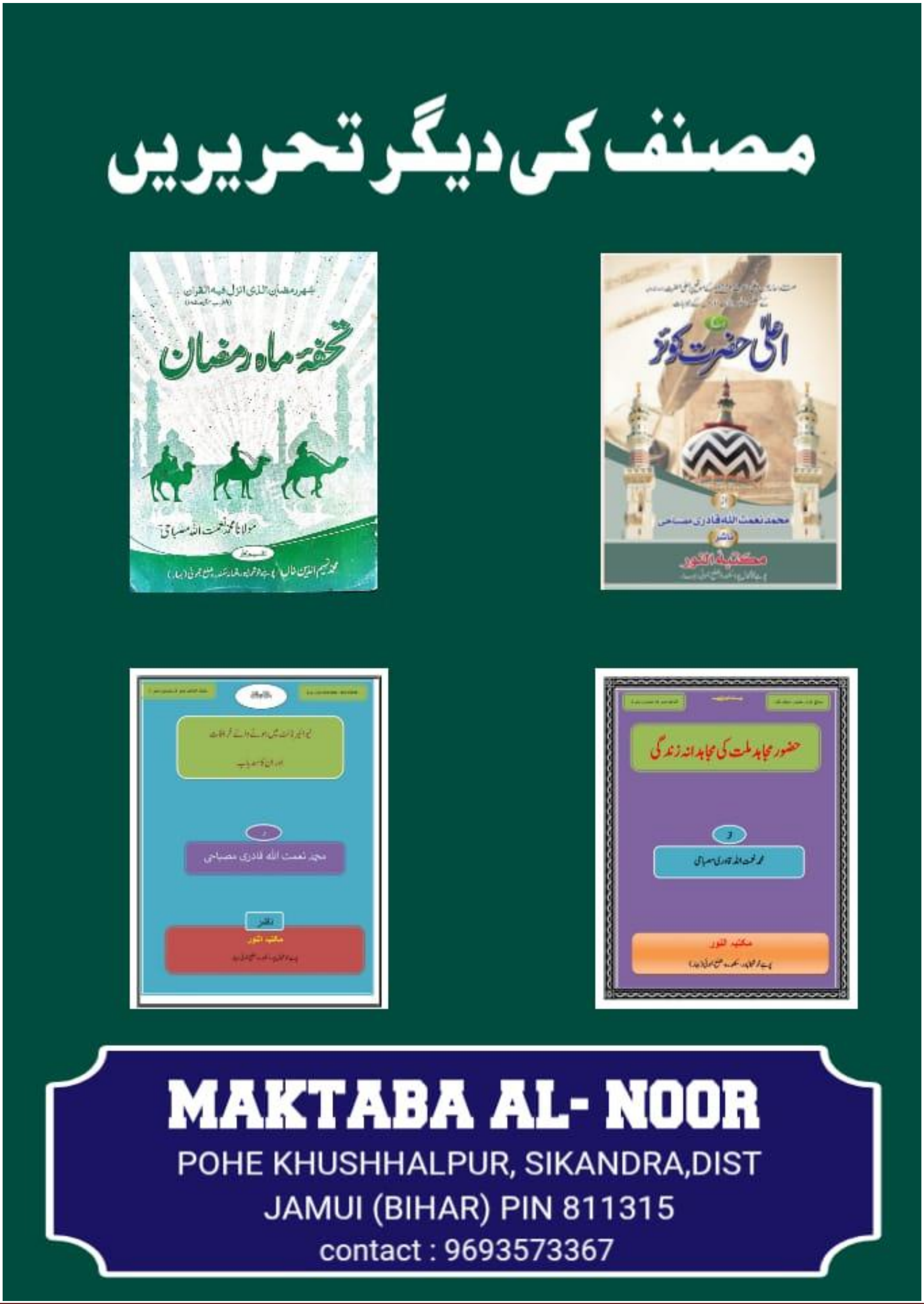
چرچا کرو۔ اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت نعمت نہیں یا مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(2) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "**وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ**"۔ انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کا دن اللہ کے عظمت والے دنوں میں نہیں یا مجلسِ میلاد اُس دن کا یاد دلانا نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(3) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "**قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا** ؕ" ۔ تم فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے کہ خوشیاں مناؤ۔ اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہیں یا مجلسِ میلاد اس فضل ورحمت کی خوشی نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(4) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "**وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا** ۚ" ۔ جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے وہ منع کریں اس سے باز رہو۔ اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ قرآن مجید یا حدیث شریف میں کہیں مجلس میلاد مبارک کو منع فرماتا ہے تو ۴۰ روپے انعام۔

ضروری اطلاع : واضح رہے کہ ایچ پیچ کا کام نہیں صرف وہ آیت یا مع حوالہ کتاب و صحیح اسناد وہ حدیث شائع کر دینا کافی ہے جس میں لکھا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں مجلس میلاد نہ کیا کرو مجلس میلاد کرنا عذاب ہے بلکہ ہماری طرف سے اجازت ہے کہ چاروں اماموں یا صحاح ستّہ کے چھ مصنفوں میں سے کسی ایک امام ہی کا قول مذکور دکھادیں جو کسی مستند کتاب میں ہو، اگر منع کا اتنا ثبوت بھی نہیں تو پھر ایسے بے ثبوت منع کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کریں ورنہ خدا کے سامنے جواب دہی ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 29۔ ص 248)


مصنف کی دیگر تحریریں
تحفۂ ماہ رمضان
اعلیٰ حضرت کوئز
حضور مجاہد ملت کی مجاہدانہ زندگی
MAKTABA AL- NOOR
POHE KHUSHHALPUR, SIKANDRA,DIST
JAMUI (BIHAR) PIN 811315
contact : 9693573367